وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ

مہنگائی کا طوفان
اَسباب اور حل

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

دار أهل السنة

IDARA E AHLE SUNNAT ادارہ اہلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

مہنگائی کا طوفان.... اَسباب اور حل

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

مہنگائی کا طوفان.... اَسباب اور حل

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

غریب عوام کی حالتِ زار

برادرانِ اسلام! گرانفروشی (مہنگائی) ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا سامنا یوں تو آج پوری دنیا کر رہی ہے، لیکن غریب اور ترقّی پذیر ممالک کے لیے کورونا وائرس (Corona Virus) کے بعد سے اس پر قابو پانا مزید مشکل ہوگیا ہے، اگر وطنِ عزیز پاکستان کی بات کی جائے تو مہنگائی کی حالیہ طوفانی لہر نے غریب عوام کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے، کھانے پکانے کا تیل، چینی، آٹا، دالیں، سبزیاں، انڈے، گوشت، بجلی وگیس کے بل، بچوں کی اسکول فیس، اور پیٹرول (Petrol) وغیرہ سمیت متعدّد اشیائے ضرورت، متوسّط طبقے کی پہنچ سے بھی دُور ہوتی جا رہی ہیں، جبکہ مزدور اور غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے والے لوگ مہنگائی کی اس چکّی میں کس طرح پِس رہے ہیں، اور انہیں کیسے کیسے مسائل کا سامنا ہے، اسے لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں۔

آج کا غریب مہنگائی اور غربت کے ہاتھوں مجبور ہوکر خودکشی جیسے فعلِ حرام کا بھی مرتکب ہورہا ہے، اپنے ہاتھوں سے اپنے بچوں کو زہر دے رہا ہے، لیکن مجال ہے کہ ہمارے نااہل حکمرانوں کی ہوسِ اِقتدار میں کوئی فرق آیا ہو! یا اُن کی سیاسی مصروفیات اور موج مستیوں میں کوئی کمی واقع ہوئی ہو! وہ ہر چیز سے بے نیاز وبے خبر ہوکر صرف ایوانِ اقتدار کی سیڑھیاں چڑھنے اُترنے، حُصولِ اقتدار کے لیے باہم رَسّہ کشی کرنے، اور اپنے سیاسی مخالفین کی کردارکشی میں مصروف نظر آتے ہیں، ان کے طرزِ عمل سے یوں لگتا ہے جیسے اپنے ملک کی غریب عوام اور ان کے مسائل میں انہیں کوئی دلچسپی ہے ہی نہیں۔

گرانفروشی کے حوالے سے اَسلاف کا طرزِ عمل

حضراتِ گرامی قدر! ہمارے اَسلاف حد سے زیادہ مہنگائی اور بے جا منافع خوری سے مسلمانوں کو پریشان کرنے کے ہرگز قائل نہیں تھے، وہ اپنے سامانِ تجارت کو معمولی نفع پر بیچتے، اور اپنے مسلمان بھائیوں کو تنگی سے بچاکر آسانی پیدا کرنے، اور انہیں خوش رکھنے کی کوشش کیا کرتے تھے؛ کہ اَیسا کرنا اسلامی تعلیمات میں سے ہے، حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «يَسِّرُوا وَلاَ تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا وَلاَ تُنَفِّرُو»[1] "آسانی کرو سختی نہ کرو، اور لوگوں کو خوش کرو نفرت نہ دلاؤ"۔

ہمارے بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم تو مہنگائی اور قحط سالی کے دَور میں اپنا سامانِ تجارت مسلمانوں کو انتہائی سستا بلکہ بعض اَوقات تو مُفت مہیا کرنے کی کوشش کیا کرتے،

(١) "صحيح البخاري" كتاب العلم، ر: ٦٩، صـ١٧.

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانۂ خلافت میں جب قحط پڑا، تو حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک ہزار اونٹوں پر مشتمل غلّہ (Grains) اور تمام کھانے پینے کی اشیاء، بھاری منافع ملنے کے باوُجود مدینہ منوّرہ کے مسلمانوں میں مفت تقسیم فرمادیں[1]۔

مہنگائی کے خواہاں تاجروں کی مذمّت

حضراتِ ذی وقار! مہنگائی بڑھنے پر خوشی کا اِظہار کرنا انتہائی مذموم ہے، اور ایسا کرنے والے تاجر کو حدیثِ پاک میں بُرا کہا گیا ہے، حضرت سیّدنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «بِئْسَ الْعَبْدُ الْـمُحْتَكِرُ! إِذَا رَخَّصَ اللهُ الْأَسْعَارَ حَزِنَ، وَإِذَا غَلَّى فَرِحَ»[2] "غلّہ روکنے والا بندہ بہت بُرا ہے کہ جب اللہ تعالی بھاؤ سستا کرے تو رنجیدہ ہوتا ہے، اور جب مہنگا کردے تو خوش ہوتا ہے"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ "اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی تکلیف پر خوش ہونا، اور ان کی خوشی پر ناراض ہونا، لعنتی لوگوں کا کام ہے، خوشی وغم میں مسلمانوں کے ساتھ رہنا چاہیے۔ غلّہ کے ناجائز بیوپاریوں کا عام (طور پر) حال یہی ہوتا ہے کہ اَرزانی (چیزیں سستی ہونے کا) سُن کر اُن کا دل بیٹھ جاتا ہے، گِرانی (مہنگائی) کے لیے ناجائز عمل کرتے ہیں،

---

(١) انظر: "الرياض النضرة في مناقب العشرة" الباب ٣ في مناقب أمير المؤمنين عثمان بن عفّان رضي الله عنه، الفصل ٩ في ذكر نبذ من فضائله، ٣/ ٤٣، ٤٤.

(٢) "شُعب الإيمان"، فصل في ترك الاحتكار، ر: ١١٢١٥، ٧/ ٥٢٥.

اُلٹے وظیفے پڑھتے ہیں، لوگوں سے قحط کی دعائیں کراتے ہیں، نَعُوْذُ بِاللہ! وقت پر بارش ہو تو اُن کے گھر صفِ ماتم بچھ جاتی ہے"[1]۔

مہنگائی اور بے برکتی کے چند اَسباب

رفیقانِ مِلّتِ اسلامیہ! تیزی سے بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بے برکتی کے متعدِّد اَسباب ہیں، ان میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) بے جا ٹیکسوں (Taxes) کی بھرمار

مہنگائی کا ایک بڑا سبب ظالمانہ ٹیکسز (Cruel Taxes) ہیں، بنیادی طور پر ٹیکس دو ۲ طرح کے ہوتے ہیں: (۱) بلا واسطہ ٹیکس (Direct Tax)، (۲) بالواسطہ ٹیکس (Indirect Tax)۔ بلا واسطہ ٹیکس (Direct Tax) آمدنی پر لگتا ہے، جیسے اِنکم ٹیکس (Income Tax)، ویلتھ ٹیکس (Wealth Tax)، اور کارپوریٹ ٹیکس (Corporate Tax) وغیرہ، جبکہ بالواسطہ ٹیکس (Indirect Tax) اَشیاء کے استعمال پر عائد کیا جاتا ہے، جیسے سیلز ٹیکس (Sales Tax)، ویلیو ایڈڈ ٹیکس (Value Added Tax)، ایکسائز اور کسٹم ڈیوٹی (Excise and Customs Duty) وغیرہ۔

پاکستان میں مہنگائی کی سب سے بڑی وجہ اشیائے ضرورت پر ظالمانہ طور پر عائد کیے جانے والے یہی بالواسطہ ٹیکس (Indirect Tax) ہیں؛ کیونکہ ان بالواسطہ ٹیکسوں (Indirect Taxes) کے لاگو ہونے سے مُعاشی ترقی کا سفر سُستی کا شکار ہو

---

[1] "مرآۃ المناجیح" تجارتوں کا باب، غلّہ روکنے کا بیان، تیسری فصل، ۴/ ۳۲۱۔

جاتا ہے، ملکی پیداوار میں شدید کمی واقع ہوتی ہے، اَشیاء کی قیمتیں اصل قیمتوں سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں، اور عوام کی قوّتِ خرید اور پہنچ سے دُور ہوجاتی ہیں۔

اگرچہ بالواسطہ ٹیکس (Indirect Tax) کا اِطلاق بلاامتیاز امیر وغریب دونوں پر ہوتا ہے، لیکن امیر کی بہ نسبت غریب آدمی اس ٹیکس سے کہیں زیادہ متاثر ہوتا ہے، اور ظلم بالائے ظلم یہ کہ جنرل سیلز ٹیکس (General Sales Tax) کی مَد میں یہ ناحق ٹیکس (Tax) ایسے فقراء ومساکین اور بھکاری بھی دینے پر مجبور ہیں، جن کے پاس دو ۲ وقت کا کھانا بھی آسانی سے میسّر نہیں، بلکہ وہ اپنے گھر کا نظام زکاۃ فطرہ اور صدقہ خیرات سے چلا رہے ہوتے ہیں!۔

ناحق ٹیکس وُصولی کا انجام

میرے محترم بھائیو! لوگوں پر بے جا اور ناحق ٹیکس (Tax) عائد کرنا، عوام پر ظلم وزیادتی ہے، ایسا کرنے والے کے لیے احادیثِ مبارکہ میں بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں، حضرت سیّدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ»[1] "(لوگوں سے ناحق) ٹیکس وصول کرنے والا جنّت میں داخل نہیں ہوگا"۔

ناحق ٹیکس (Tax) وصولی جہنّم میں داخلے کا باعث ہے، حضرت سیّدنا رُوَیفع بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ صَاحِبَ المَكْسِ فِي النَّارِ»[2] "(ناحق) ٹیکس وصول کرنے والا جہنّم میں جائے

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الخراج والإمارة والفيء، باب في السعاية على الصدقة، ر: ٢٩٣٧، صـ٤٢٧.

(٢) "مسند الإمام أحمد" حديث رُوَيفِع بن ثابت، ر: ١٧٠٠١، ٢٨/ ٢١١.

گا"۔ لہذا ہمارے حکمرانوں کو چاہیے کہ اپنی رِعایا و عوام پر بے جا ٹیکسوں (Taxes) کا بوجھ نہ ڈالیں، اُن کے لیے زیادہ سے زیادہ آسانی پیدا کریں، فوری طَور پر بالواسطہ ٹیکس (Indirect Tax) کو سِرے سے ختم کریں؛ تاکہ غریب عوام اور بے روزگار شہری متاثر نہ ہوں! اور اگر بالواسطہ ٹیکسوں (Indirect Tax) کو فوری طور پر ختم کرنا ممکن نہ ہو، تو اُسے کم سے کم ترین سطح پر ضرور لائیں؛ تاکہ غریب عوام کو کچھ ریلیف (Relief) ملے، ورنہ ہمارا وطنِ عزیز یونہی آئی ایم ایف (IMF) اور عالمی بینک (World Bank) جیسے استحصالی اداروں کے چُنگل اور مَن مانیوں کا شکار ہوتا رہے گا، اور ملک کا غریب طبقہ اپنے حکمرانوں کی نااہلی اور بدعنوانی کے باعث بڑھنے والی مہنگائی کے بوجھ تلے دَبتا چلا جائے گا۔

(۳) غیر ضروری اخراجات

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! مہنگائی کا ایک بڑا سبب غیر ضروری اَخراجات بھی ہیں۔ حکومت کے شاہانہ اَخراجات اتنے زیادہ ہیں کہ اسے پورا کرنے کے لیے غریبوں، فقیروں اور مستحقینِ زکاۃ سے بھی ٹیکس (Tax) وصول کرنا پڑتا ہے۔ ہر حکومت اپنے سیاسی مفادات کے حصول کے لیے پانچ سالہ منصوبے لاتی ہے، جو ایک طرح کے کاسمیٹک منصوبے (Cosmetic Projects) ہوتے ہیں، جنہیں دکھا کر عوام سے ووٹ (Vote) وصول کیا جاتا ہے، نیز طویل المعیاد منصوبوں پر کوئی حکومت کام نہیں کرنا چاہتی؛ کیونکہ وہ کام ان کے پانچ سالہ دَور میں مکمل نہیں ہو سکے گا، اور اس کا کریڈٹ (Credit) اگلی کسی حکومت کو مل جائے گا، لہذا ظاہری دِکھاوے کے پروجیکٹس (Projects) کو ترجیح دی جاتی ہے، اور وسائل کا بے دریغ استعمال کر کے انہیں ضائع کیا جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارا ملک بنیادی پیداوار میں خود کفیل ہونے کے باوُجود دیگر ممالک کا محتاج بن کر رہ گیا ہے، یہاں تک کہ ایک زرعی ملک ہونے کے باوُجود ہمیں غذائی اَجناس(Food Items) دیگر ممالک سے منگوانی پڑ جاتی ہیں۔

ستم بالائے ستم یہ کہ حکمرانوں کو تو عوام کا احساس نہیں، مگر خود عوام کو بھی کہاں اپنا احساس ہے؟ آج ہماری اکثریت فضول خرچیوں کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے، بڑے بڑے ہوٹلوں پر عمدہ کھانوں، مہنگے مہنگے فینسی کپڑوں، بیش قیمت سجاوٹی سامان اور اشیاء پر ہماری کمائی کا ایک بڑا حصہ خرچ ہو رہا ہے، بجائے یہ کہ ہم اپنی فضول خرچی اور اِسراف پر قابو پائیں، ہم ہر وقت مہنگائی کا رونا روتے رہتے ہیں۔

یاد رکھیے! دینِ اسلام میں فضول خرچی کی بڑی مُمانعت بیان کی گئی ہے، اور اَیسا کرنے والے کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ﴾[1] "فُضول (یعنی ناجائز کام میں پیسہ) نہ اُڑا، یقیناً اُڑانے والے (فُضول خرچ کرنے والے) شیطانوں کے بھائی ہیں (کہ ان کی راہ چلتے ہیں)"۔

اِعتدال و میانہ رَوِی ہی سب سے بہترین راستہ ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا﴾[2] "وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں، اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں"۔

---

(١) پ١٥، بني إسرائيل: ٢٦، ٢٧.

(٢) پ١٩، الفرقان: ٦٧.

(۴) جدید اور شاہانہ طرزِ زندگی

برادرانِ اسلام! مہنگائی کی ایک بڑی وجہ جدید اور شاہانہ طرزِ زندگی ہے، ہم لوگوں نے محدود ذرائع آمدن کے باوُجود بے تحاشا غیر ضروری چیزوں کو اپنی ضرورت بنا لیا ہے، ہم لوگ مغربی ممالک (Western Countries) کی طرح ماڈرن لائف اسٹائل (Modern Lifestyle) اپنانا چاہتے ہیں، لندن وپیرس (London and Paris) جیسی شاہانہ اور پُرتعیش زندگی گزارنا چاہتے ہیں، اور اس کے لیے قرض لینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

پُرآسائش طرزِ زندگی اور سامانِ تزیُن وآرائش کی بے جا خریداری اور غیر ضروری طلب کے باعث بازاروں میں چیزوں کی قلّت ہو رہی ہے، جبکہ نئے پیداواری ذرائع قائم نہیں کیے جا رہے، تاجر حضرات منہ مانگے دام وصول کر رہے ہیں، جس سے مہنگائی کی شرح میں مسلسل اِضافہ ہو رہا ہے۔

(۵) ایندھن (Fuel) کا غیر ضروری استعمال

جانِ برادر! دن بدن بڑھتی مہنگائی کا ایک بڑا سبب ایندھن (Fuel) کا غیر ضروری استعمال بھی ہے، ایک وقت وہ تھا کہ جب لوگ صرف ضرورت کے تحت سفر کیا کرتے، مہینوں اس کی تیاری اور منصوبہ بندی (Planning) کرتے تھے، سفر میں پیش آنے والے حالات، واقعات اور مُشاہدات کو "سفر نامہ" کی صورت میں قلمبند کیا کرتے؛ کیونکہ اس وقت سفر کرنا ایک بہت بڑا کام بلکہ معرکہ سمجھا جاتا تھا، جبکہ آج کے ترقّی یافتہ دَور میں نت نئی سفری سہولیات اور ذرائع کے سبب، بلاوجہ اور غیر ضروری سفر کو ہم نے اپنی عادت بنا لیا ہے، یار دوستوں کی محفل میں بیٹھے بٹھائے اچانک گھومنے پھرنے اور آوارہ گردی کرنے کا پروگرام بن جاتا ہے، اور لوگ سیر و تفریح، پکنک

(Picnic) اور لانگ ڈرائیو (Long Drive) کے نام پر گاڑی لے کر نکل پڑتے ہیں، سینکڑوں کلومیٹر (Hundreds of kilometers) پر مشتمل غیر ضروری سفر کرتے ہیں، اور بے تحاشا ایندھن اور پیٹرول (Petrol) پُھونک ڈالتے ہیں، پھر اس اَمر پر غور کرنے کی ذرّہ برابر زحمت گوارہ نہیں کرتے کہ ہزاروں روپے کا جو پیٹرول (Petrol) ہم نے اپنے ایک غیر ضروری سفر پر ضائع کیا، وہ ہمارے اپنے ملک کی پیداوار نہیں، بلکہ اس کے لیے دیگر ممالک کو لاکھوں ڈالر (Millions of Dollars) دینے پڑتے ہیں، بھاری ٹیکس (Tax) ادا کرنا پڑتا ہے، جس سے ملکی معیشت کمزور ہوتی ہے، قومی خزانے پر بوجھ پڑتا ہے، اور مہنگائی میں تیزی سے اِضافہ ہوتا ہے۔

نیز وطن عزیز پاکستان میں زیادہ تر بجلی بھی تیل سے پیدا کی جاتی ہے، اس لیے بجلی کا بے دریغ استعمال اور ضائع کرنا بھی مہنگائی اور غیر ملکی قرضوں میں اِضافہ کا ایک بڑا سبب ہے، لہذا ایندھن اور پیٹرول (Petrol) کو ہرگز ضائع نہ کریں، غیر ضروری سفر اور سیر سپاٹوں سے اجتناب کریں کہ اس میں پیسے اور وقت دونوں کا ضائع کرنا ہے۔

(٦)سپلائی (Supply) کی قلت

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! اشیائے ضروریہ کا بازار میں وافر مقدار میں نہ پہنچنا، اور اس کی قلت ہونا بھی مہنگائی کا ایک سبب ہے، جو چیز وافر مقدار میں مارکیٹ (Market) میں نہیں پہنچتی، جب اُس کی طلب زیادہ اور پیداوار کم ہوتی ہے، تو اس کی قیمت دن بدن بڑھتی چلی جاتی ہے۔

(٧)ناپ تول میں کمی

حضراتِ ذی وقار! مہنگائی کا ایک سبب ناپ تول میں کمی بھی ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «ما نقص قومٌ المكيالَ، إلّا ابتلاهُم الله

ﷻ بالغَلاء، ونقصِ الثمرات»[1] "جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے، اللہ تعالی انہیں مہنگائی اور پھلوں کی کمی میں مبتلا کر دیتا ہے"۔

میرے محترم بھائیو! ناپ تول میں کمی کرنا، یا ڈنڈی مارنا، یا صاحبِ حق کو اس کے حق سے کم دینا، بروزِ قیامت ہلاکت، بربادی اور بڑے خسارے کا باعث ہے، ایسا کرنا اللہ تعالی کے غضب کو اُبھارتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝١ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝٢ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝٣ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓىِٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝٤ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٥ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾[2] "کم تولنے والوں کے لیے ہلاکت ہے، کہ وہ جب اَوروں سے ماپ کر لیں تو پورا لیں، اور جب انہیں ماپ یا تول کر دیں تو کم کر دیں، کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے؟ ایک عظمت والے دن کے لیے! جس دن سب لوگ اللہ ربّ العالمین کے حضور (حساب کے لیے) کھڑے ہوں گے"۔

لہذا ناپ تول میں کمی ہرگز نہ کریں، ہمیشہ وزن سے کچھ زیادہ دیا کریں؛ کہ تجارت میں ہمارے پیارے آقا ﷺ کا یہی اُسلوب رہا، اور اسی بات کی آپ ﷺ نے اپنی امّت کو بھی تلقین فرمائی، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إذا وَزَنْتُمْ فأَرْجِحُوا»[3] "جب تم وزن کرو تو کچھ زیادہ کر لیا کرو!"[4]۔

---

(١) "قرّة العيون" للسمرقندي، الباب ٥ في عقوبة أكل الربا، ر: ٦٧، صـ٦٢.

(٢) پ٣٠، المطفّفين: ١-٦.

(٣) "سُنن ابن ماجه" باب الرجحان في الوزن، ر: ٢٢٢٢، صـ٣٧٣.

(٤) دیکھیے: "تجارت کا نبوی اُسلوب" وعظ الجمعہ ٢٦ اگست ٢٠٢٢ء۔

(۸) اَشیائے خورد ونوش کی ذخیرہ اندوزی

جانِ برادر! اَشیائے خورد ونوش (کھانے پینے کی چیزوں) کی ذخیرہ اَندوزی بھی مہنگائی کا ایک بڑا سبب ہے، تاجر حضرات ذاتی نفع کی خاطر کھانے پینے کی اشیاء اپنے گوداموں میں ذخیرہ کرکے، اُن کے دام بڑھنے کا انتظار کرتے ہیں، یہ عمل انتہائی مذموم اور انسانیت کے مُنافی ہے، نیز دینِ اسلام میں اس کی سخت مُمانعت ہے۔

حضرت سیّدنا معمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، سرورِ دو جہاں صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ»[1] "جو غلّہ روکے اُس نے نافرمانی کی"۔

حضرت سیّدنا مَعقل بن یَسار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو متعدِّد بار یہ فرماتے سنا: «مَنْ دَخَلَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَسْعَارِ الْمُسْلِمِينَ لِيُغْلِيَه عَلَيْهِمْ، فَإِنَّ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُقْعِدَهُ بِعُظْمٍ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[2] "جس نے مسلمانوں پر اَشیائے ضروریہ کو (بلا جواز) مہنگا کرنے کی کوشش کی، اللہ تعالی اُس کا ٹھکانہ قیامت کے دن ضرور بڑی آگ میں بنائے گا"۔

قحط اور مہنگائی کا سبب بننا رحمتِ الٰہی سے دُوری کا باعث ہے

میرے محترم بھائیو! بازار میں مالِ تجارت پہنچنے سے پہلے ہی خرید لینا، اور اسے ذخیرہ کرکے مصنوعی قحط پیدا کرنا اور مہنگائی کا سبب بننا، اللہ تعالی کی رحمت سے دُوری اور پھٹکار کا باعث ہے، جبکہ اس کے برعکس قحط سالی کے زمانے میں، کھانے پینے کی اشیاء بازار میں فراہم کرکے قحط دُور کرنا، اور مہنگائی میں کمی لانے کی کوشش کرنا،

---

(١) "صحيح مسلم" باب تحريم الاحتكار في الأقوات، ر: ٤١٢٢، صـ٧٠٢.

(٢) "مُسنَد الإمام أحمد" حديث معقل بن يسار رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ر: ٢٠٣١٣، ٣٣/ ٤٢٦.

رزق میں خیر و برکت کا ذریعہ ہے، حضرت سیّدنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «الْجَالِبُ مَرْزُوقٌ، وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ»[1] "بازار میں غلّہ لانے والا روزی دیا جائے گا، اور روکنے والا ملعون (اللہ کی رحمت سے دُور) ہے"۔ یعنی "جو تاجر باہر سے شہر میں غلّہ لائے، جس کی وجہ سے یہاں کا قحط دُور ہو جائے (اور مہنگائی میں کمی واقع ہو جائے) اللہ اُسے روزی (میں خیر و برکت) دے، اور جو غلّہ کو ذخیرہ کر کے قحط پیدا کر دے، اُس پر خدا کی پھٹکار ہو"[2]۔

(۹) کیپٹل اِزم (Capitalism) کا مایا جال

میرے محترم بھائیو! مہنگائی میں مسلسل اضافے کا ایک بڑا سبب دنیا میں رائج موجودہ مُعاشی نظام ہے، اسے انگریزی اِصطلاح میں کیپٹل اِزم (Capitalism) کہتے ہیں۔ اس مُعاشی نظام کی بنیاد قرض اور سُودی لین دین ہے، آئی ایم ایف (IMF) اور عالمی بینک (World Bank) جیسے استحصالی ادارے، اس نظام کے ذریعے کسی بھی ملک کی صنعت وتجارت کو کنٹرول (Control) کرتے ہیں، نیز مَن مانا منافع حاصل کر کے ہماری ساری دولت، شیرِ مادَر سمجھ کر چُوس لیتے ہیں!!۔

(۱۰) کنزیومرازم (Consumerism) کا فروغ

حضراتِ ذی وقار! ہمارے وطنِ عزیز سمیت دنیا بھر میں موجودہ مہنگائی کا ایک بڑا سبب، کنزیومرازم (Consumerism) کا فروغ بھی ہے، مُعاشرے میں فرضی ضرورت پیدا کر کے بازار میں اپنا مال اس طرح پیش کرنا، کہ جیسے

---

(۱) "سنن ابن ماجه" باب الحكرة والجلب، ر: ۲۱۵۳، ۲/ ۷۲۸.

(۲) "مرآۃ المناجیح" تجارتوں کا باب، غلّہ روکنے کا بیان، دوسری فصل، ۴/ ۳۱۸۔

اُسے خریدے بغیر کوئی چارہ ہی نہ ہو، یہ طریقۂ کار کنزیومرازم (Consumerism) کہلاتا ہے۔ آسان لفظوں میں سمجھنے کے لیے اپنی ہی مثال لے لیجیے، پہلے پہل سال میں صرف ایک بار عید کے موقع پر کپڑے سلواتے تھے، لیکن آج جس کے پاس تھوڑا بہت پیسہ آگیا، وہ ہر نئے فیشن کے کپڑے بنوانا لازم سمجھتا ہے، بلکہ آن لائن (Online) خریداری بھی خوب مزے سے کرتا ہے۔ اسی طرح اپنے مکمل طرزِ زندگی پر غور کرتے چلے جائیے، تو بے شمار مثالیں سامنے آکر خود ہی مسئلہ سمجھاتی چلی جائیں گی!۔

اس غیرضروری اور بے تحاشا خریداری (Shopping) سے لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید ہم نے ترقی کر لی اور مُعاشی طور پر مضبوط ہو گئے ہیں، حالانکہ دَر حقیقت ہم پستی وزَوال کی طرف گامزن ہو رہے ہوتے ہیں!۔

لہٰذا وقت کا تقاضا ہے کہ آن لائن خریداری (Online Shopping) اور مغربی ممالک (Western Countries) سے ہر چیز درآمد (Import) کرکے ہم صرف خریدار بن کر نہ رہیں، بلکہ اپنی اشیائے ضرورت کو اپنے وطن میں خود تیار کریں، اور ضرورت کے مطابق ایکسپورٹ (Exports) بھی کریں، غیر ملکی قرضوں سے نَجات حاصل کریں، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اپنی مُعاشی پالیسیاں (Economic Policies) خود بنائیں؛ تاکہ ملکی معیشت میں بہتری آئے، عوام خوشحال ہو، اور مہنگائی میں کمی واقع ہو!۔

(۱۱) بجلی کی قیمت میں ہوش رُبا اِضافہ

حضراتِ گرامی قدر! مہنگائی میں اضافے کی ایک بڑی وجہ بجلی کی قیمت میں ہوش رُبا اِضافہ بھی ہے، توانائی کی قیمتوں میں اِضافہ کاروباری اور تجارتی سرگرمیوں پر اثرانداز ہوتا ہے، کارخانے بند ہو جاتے ہیں، فیکٹریوں (Factories) میں بنائی

جانے والی اشیاء کی لاگت (Cost) میں اِضافہ ہو جاتا ہے، اس کے باعث تاجر حضرات کے ساتھ ساتھ عام لوگ بھی متاثر ہوتے ہیں، اور مہنگائی کی صورت میں یہ بوجھ بھی انہیں اٹھانا پڑتا ہے۔

(۱۲)کرپشن اور بدعنوانی

جانِ برادر! وطنِ عزیز میں مہنگائی کا ایک بڑا سبب کرپشن وبدعنوانی (Corruption) بھی ہے، ہمارے حکمران، وُزراء، قومی وصوبائی اسمبلی کے اراکین، جج، وکلاء، صحافی، اور سکیورٹی فورسز (Security Forces) سے لے کر عام سرکاری ملازمین تک، کرپشن وبدعنوانی(Corruption) اور رشوت کے لین دَین میں سر سے پاؤں تک ملوّث ہیں، اور منصبی تقاضوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی بھی بَرت رہے ہیں، ان کا یہ مذموم عمل قومی خزانے میں بڑی کمی کا باعث بنتا ہے، ترقی کا عمل سُست رَوِی کا شکار ہوتا ہے، اور بیرونی قرضوں کا بوجھ بڑھتا جاتا ہے، جس کی وجہ سے شرحِ سُود اور مہنگائی میں اِضافہ ہو رہا ہے، اور عوام کا جینا مُحال ہوتا جارہا ہے!!۔

(۱۳)دو طبقاتی نظام اور اِشرافیہ کو حاصل مُراعات

حضراتِ ذی وقار! ہمارے وطن میں مہنگائی کا ایک اہم اور بڑا سبب دو طبقاتی نظام، اور اِشرافیہ (Elite Class) کو حاصل طرح طرح کی بے جا مُراعات ہیں۔ ہمارے حکمران اور اِشرافیہ ہر ماہ لاکھوں کروڑوں تنخواہ کی مَد میں وُصول کرتے ہیں، لیکن اس کے باوُجود انہیں مفت پیٹرول(Free Petrol)، مفت بجلی (Free Electricity)، مفت گیس (Free Gas)، مفت رہائش (Free Accommodation)، مفت ہوائی سفر (Free Air Traveling) اور

نوکر چاکروں جیسی متعدّد سہولیات و مُراعات حاصل ہیں، جبکہ دوسری طرف عوام کا حال یہ ہے کہ خون پسینہ ایک کرکے بیس ۲۰ سے تیس ہزار روپے ماہانہ کمانے والا شخص، اپنی ضرورت کی ہر چیز خود خرید تا ہے، پانی بجلی اور گیس (Gas) کے بل خود ادا کرتا ہے، مکان کا کرایہ اپنی جیب سے دیتا ہے، ملک کو قرضوں سے نَجات دلانے اور قومی خزانے کو بھرنے کے لیے ہر قسم کے بے جا ٹیکسز (Unnecessary Taxes) بھی ادا کرتا ہے، لیکن بدلے میں مُراعات تو دُور کی بات ہے، بنیادی ضروریات سے بھی محروم رکھا جاتا ہے۔

ہمارے وطن میں مُعاشی اَبتری اور بدحالی کا یہ عالَم ہے، کہ غریب اپنے بچوں کے لیے چھت مہیّا کرنے کے چکر میں اپنی ساری زندگی گزار دیتا ہے، لیکن ایک چھوٹا سا مکان تک نہیں بنا پاتا، شہری آبادی سے دُور جنگل بیابان میں نئی بننے والی کسی ہاؤسنگ سوسائٹی (Housing Society) میں پانچ مَرلے کا ایک چھوٹا سا پلاٹ (Plot) خریدنے کی کوشش کرے، تو اُس سے چالیس ۴۰ سے پچاس ۵۰ لاکھ طلب کیے جاتے ہیں، جبکہ دوسری طرف اسی ملک میں اِشرافیہ نوازی کا یہ عالَم ہے، کہ اَربوں روپے مالیت کی زمینیں انہیں اپنی عیّاشیوں اور مَوج مستیوں کے لیے مفت یا کوڑیوں کے مول تھالی میں رکھ کر پیش کر دی جاتی ہیں۔

میرے محترم بھائیو! اسلام آباد کا "گنز کلب" (Guns Club) بہتّر ۷۲ ایکڑ (Acres) پر مشتمل ہے، یہ اِشرافیہ (Elite Class) کا کلب ہے جو کہ نیشنل پارک (National Park) میں بنایا گیا ہے، حکومت نے عیّاشی کے اس اَڈّے کے قیام کے لیے ساری زمین کلب (Club) کو مفت فراہم کی۔ اسی طرح "وزیر اعظم ہاؤس" (Prime Minister's House) کے انتہائی قریب اور سرینا ہوٹل (Serena

(Hotel) کے پہلو میں اِشرافیہ (Elite Class) کے لیے دو سو چوالیس ۲۴۴ ایکڑ (Acres) پر مشتمل "اسلام آباد کلب" (Islamabad Club) قائم کیا گیا، اور کلب (Club) کو یہ زمین ایک روپیہ فی ایکڑ (Acres) سالانہ کے حساب سے دی گئی[1]۔

لمحۂ فکریہ ہے کہ جو ملک دیوالیہ ہونے کے قریب ہو، جس کے سر پر بیرونی قرضوں کی تلوار لٹک رہی ہو، اُس کی عوام کا مہنگائی کے مارے بُرا حال ہو، وہ قومی وسائل کے ساتھ ایسا کھلواڑ اور اِشرافیہ کے لیے اَربوں ڈالرز (Billions of dollars) کی مُراعات کا متحمل کیسے ہو سکتا ہے ؟!

"اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (UNDP) کی جانب سے حال ہی میں جاری کردہ رپورٹ کے مطابق، پاکستان میں اِشرافیہ، کارپوریٹ سیکٹر (Corporate Sector)، جاگیرداروں اور اسٹیبلیشمنٹ (Establishment) کو دی گئی اقتصادی مُراعات ایک اندازے کے مطابق، ۱۷.۴ ارب ڈالر (Dollar) یا ملکی معیشت کا تقریبًا چھ ۶ فیصد ہیں، اور ملک میں مُراعات حاصل کرنے والا سب سے بڑا شعبہ کارپوریٹ سیکٹر (Corporate Sector) ہے، جو مجموعی طور پر ۷.۴ ارب ڈالرز (Dollars) کی مُراعات یا سبسڈیز (Subsidies) حاصل کر رہا ہے۔ اس رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پاکستان کی پارلیمان (Parliament) میں جاگیرداروں اور کارپوریٹ مالکان (Corporate Owners) کی بھرپور نمائندگی ہے، اور زیادہ تر بڑی سیاسی جماعتوں کے امیدوار جاگیردار یا کاروباری طبقے سے تعلق رکھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جب بھی

---

(۱) دیکھیے: "اسلام آباد کلب: دھوتی سے آگے" روزنامہ ۹۲، ڈیجیٹل ایڈیشن ۲۴ جنوری ۲۰۲۳ء۔

مُراعات ختم کرنے کی بات آتی ہے، تو غریب عوام کو دی جانے والی مُراعات اور سبسڈیز (Subsidies) کے خاتمے پر بحث کی جاتی ہے، جبکہ اِشرافیہ کو ملنے والی مُراعات زیرِ بحث ہی نہیں آتیں؛ کیونکہ پارلیمان (Parliament) میں موجود نمائندگان طبقۂ اِشرافیہ (Elite Class) سے تعلق رکھتے ہیں"[1]۔

(۱۴) سیاستدانوں کا پروٹوکول (Protocol)

حضراتِ گرامی قدر! ہمارے حکمرانوں، وزیروں، مُشیروں، ججوں اور بیورو کریٹس (Bureaucrats) کی سکیورٹی (Security) اور شاہانہ پروٹوکول (Luxury Protocol) بھی مہنگائی کے بڑے اَسباب میں سے ہے۔ سرکاری اَعداد وشمار کے مطابق "صدر مملکت، وزیرِ اعظم، وُزراء، مُشیران ومعاونین کی سکیورٹی اور پروٹوکول (Security and Protocol) کا سالانہ خرچ، ۴۵ کروڑ ۴۳ لاکھ روپے ہے، عدلیہ کا خرچ ۳۰ کروڑ ۴۵ ہزار روپے، اور اسلام آباد پولیس کا سیکورٹی (Security) کی مد میں خرچ ۹۵ کروڑ ۴۶ لاکھ روپے ہے۔

اسی طرح اگر بلحاظِ آبادی پاکستان کے سب سے بڑے صوبے، پنجاب کی بات کریں، تو گورنر اور وزیرِ اعلیٰ پنجاب کی سکیورٹی اور پروٹوکول (Security and Protocol) پر سالانہ ۴۲ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے، جبکہ پنجاب کے سابق وُزراء اور بیوروکریٹس (Bureaucrats) کی سکیورٹی (Security) پر سالانہ ۱۰ کروڑ ۵۸ لاکھ ۷۰ ہزار روپے خرچ ہوتے ہیں۔ نیز لاہور میں عدلیہ کا سکیورٹی اور پروٹوکول

---

(۱) دیکھیے: "اِشرافیہ کی مُراعات اور غریب کا پسینہ" روزنامہ جنگ ڈیجیٹل ایڈیشن ۸ جون ۲۰۲۲ء۔

(Security and Protocol) کی مد میں سالانہ خرچ ایک اَرب ۱۴ کروڑ ۳۱ لاکھ روپے ہے، صوبے میں سکیورٹی اور پروٹول (Security and Protocol) کے دیگر اَخراجات ۸۳ کروڑ ۳۶ لاکھ روپے ہیں، یوں (صرف لاہور کے) مجموعی اَخراجات ۲ اَرب ۵۰ کروڑ روپے سے زائد بنتے ہیں"[1]۔

میرے عزیز ہم وطنو! اگر ہم نے پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے، اور مہنگائی سے نَجات حاصل کرنی ہے، تو ہمیں اپنی اِشرافیہ کے طور طریقوں کو بدلنا ہوگا، اُن کی مُراعات واپس لینا ہوں گی، اور آئینِ پاکستان کی رُو سے اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ "تمام شہری قانون کی نظر میں برابر ہیں"[2] اور کوئی بھی شخص حکمِ شریعت سے بالاتر نہیں۔

یقین جانیے! اگر ان خطوط پر ہم اپنی ملکی پالیسی (Domestic Policy) بنانے اور اُسے نافذ کرنے میں کامیاب ہوگئے، تو ہمارا وطن دن دُگنی رات چَوگنی ترقی کرے گا، ورنہ خاکم بدَہن! وطنِ عزیز "اسلامی جُمہوریہ پاکستان" کے بجائے اِشرافیہ جُمہوریہ پاکستان بن کر رہ جائے گا!۔

مہنگائی سے نَجات پانے کے طریقے

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! مہنگائی کا علاج اور اس سے نَجات پانے کے متعدّد طریقے ہیں، ان میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) اللہ تعالی کی اِطاعت وفرمانبرداری اور توکّل

خالقِ کائنات عزّوجلّ پر توکُّل اور اس کی اِطاعت وفرمانبرداری، رزق کی تنگی اور

---

(۱) ایضًا۔

(۲) "اسلامی جُمہوریہ پاکستان کا دُستور" باب اوّل، بنیادی حقوق، آرٹیکل ۲۵، صـ۱۴۔

مہنگائی سے نَجات کا بہترین ذریعہ ہے۔ "حلیۃالاولیاء" میں مذکور ہے کہ حضرت ابو حازِم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس کچھ لوگ آئے اور عرض کی: "اے ابوحازِم! تم دیکھتے نہیں کہ مہنگائی کس قدر بڑھ گئی ہے؟" (یعنی ہماری رَہنمائی فرمائیں کہ اِن حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟) حضرت ابوحازِم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "تمہیں کس بات کا غم ہے؟ یقیناً جو ذات ہمیں کشادگی والے حالات میں رزق دیتی تھی، وہی ذات اب تنگی اور مہنگائی والے حالات میں بھی رزق دے گی"[1]۔ یعنی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، بس اللہ تعالی کی نافرمانی سے بچتے ہوئے اس کی اِطاعت وفرمانبرداری میں لگے رہو، اور اس پر توکُّل کرو!۔

(۲) توبہ، استغفار اور نیک اعمال کی کثرت

حضراتِ محترم! توبہ، اِستِغفار اور نیک اعمال کی کثرت بھی تنگی، مصیبت اور مہنگائی سے نَجات، اور رزق میں برکت کا سبب ہے، حضرت سیّدنا ابن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجاً، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجاً، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ»[2] "جو اِستِغفار کی کثرت کرے گا، اللہ تعالی اُسے ہر تنگی ومصیبت سے نکالے گا، اور ہر غم سے نَجات عطا فرمائے گا، اور اُسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اُس کا گمان بھی نہ ہو گا"۔

یاد رکھیے! مہنگائی سمیت دنیا کی تمام مصیبتوں، غموں اور مسائل سے نَجات کا سب سے بہترین حل توبہ واِستغفار ہے، لہذا ہمیں چاہیے کہ اللہ ربّ العالمین کی

---

(۱) "حلية الأولياء" سلَمة بن دينار ...إلخ، ٣/ ٢٣٩.

(۲) "سنن أبي داود" كتاب الوتر، باب في الاسْتِغْفارِ، ر: ١٥١٨، صـ٢٢٤.

بارگاہ میں اظہارِ نَدامت کرتے ہوئے اپنے گناہوں کا اقرار کریں، آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم واِرادہ کریں، اور سچی توبہ کریں؛ کہ ایسا کرنا ہمارے گناہوں کی بخشش، قحط سے نَجات، اور رزق میں برکت کا سبب ہے، اور اسی بات کی نصیحت حضرت سیّدنا نُوح علیہ الصلاۃ والسلام نے بھی اپنی اُمّت کو فرمائی، جسے قرآنِ حکیم میں یوں بیان فرمایا: ﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ۝ وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا﴾[1] "تو میں (حضرت سیّدنا نُوح علیہ الصلاۃ والسلام) نے کہا کہ اپنے رب سے مُعافی مانگو، یقیناً وہ بڑا مُعاف فرمانے والا ہے، تم پر مُوسلادھار بارش بھیجے گا، اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا، اور تمہارے لیے باغ بنادے گا، اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا"۔

(۳) موت کی یاد

جانِ برادر! موت کی یاد اور آخرت کا خوف بھی مہنگائی کے غم سے نَجات پانے کا ایک بہترین طریقہ ہے، حضرت ابوالعباس سُلمی رحمہ اللہ تعالی کا بیان ہے، کہ میں نے حضرت بِشر بن حارِث رحمہ اللہ تعالی کو یہ فرماتے سنا کہ "جب تمہیں مہنگائی کا حد سے بڑھ جانا فکر میں ڈالے، تو تم اپنی موت کو یاد کر لیا کرو؛ کہ یہ (موت کا غم اور اس کی یاد) تم سے مہنگائی کا غم دُور کردے گی"[2]۔

(۴) اللہ تعالی پر توکُّل

عزیزانِ مَن! مہنگائی ختم کرنے کا ایک بہترین طریقہ اللہ تعالی پر توکُّل بھی ہے، اگر ہم ذاتِ باری تعالی پر توکُّل کریں، زیادہ مال ودَولت اور نفع کمانے کے چکر

---

(۱) پ۲۹، نوح: ۱۰- ۱۲.
(۲) "حلية الأولياء" بِشر بن الحارث ...إلخ، ۸/ ۳۴۷.

میں نہ پڑیں، اپنے گھروں میں اشیائے ضروریہ کا اَنبار نہ لگائیں، اور صرف حسبِ ضرورت چیز خریدیں، تو اس سے بھی مہنگائی کا بڑی حد تک خاتمہ کیا جاسکتا، اس پر قابو پایا جاسکتا ہے، ضرورت صرف اس اَمر کی ہے کہ ہم اللہ تعالی پر بھروسا رکھیں، اور اس بات کا کامل یقین رکھیں کہ جو رزق ہمارے مقدّر میں لکھا جاچکا ہے، وہ ہمیں ہر حال میں مل کر ہی رہے گا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾[1] "جو اللہ سے ڈرے، اللہ اس کے لیے نَجات کی راہ نکال دے گا، اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾[2] "یقیناً اللہ تعالی ہی بڑا رزق دینے والا، قوّت اور قدرت والا ہے"۔

حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: «هَلُمُّوا إِلَيَّ» "میرے پاس جمع ہو جاؤ!" جب لوگ متوجہ ہوکر بیٹھ گئے تب مصطفی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ جِبْرِيلُ نَفَثَ فِي رَوْعِي: أَنَّهُ لَا تَمُوتُ نَفْسٌ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا، وَإِنْ أَبْطَأَ عَلَيْهَا، فَاتَّقُوا اللهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ أَنْ تَأْخُذُوهُ بِمَعْصِيَةِ اللهِ؛ فَإِنَّ اللهَ لَا يُنَالُ مَا عِنْدَهُ إِلَّا بِطَاعَتِهِ»[3] "یہ رب العالمین کے قاصد حضرت جبریل ہیں، انہوں نے مجھ سے کہا کہ کوئی جاندار اپنا رزق

---

(۱) پ۲۸، الطلاق: ۲، ۳.

(۲) پ۲۷، الذاريات: ۵۸.

(۳) "مُسند البزّار" مسند حذيفة بن اليمان رضي الله تعالى عنهما، ر: ۲۹۱٤، ۷/ ۳۱٤.

مکمل کیے بغیر نہیں مرے گا، اگرچہ وہ اس تک دیر سے پہنچے، تو اللہ تعالی سے ڈرو! اور اچھے انداز سے رزق طلب کرو، رزق پہنچنے میں تاخیر کہیں تمہیں اللہ تعالی کی نافرمانی میں مبتلا نہ کردے! کہ یقیناً جو کچھ اللہ تعالی کے پاس ہے وہ اس کی فرمانبرداری سے ہی ملتا ہے"۔

(۵) رزق کمانے میں میانہ رَوِی اختیار کرنا

برادرانِ اسلام! رزق کمانے میں میانہ رَوِی اختیار کرنا بھی مہنگائی ختم کرنے کا ایک بہترین طریقہ ہے؛ کیونکہ زیادہ نفع کی حرص ولالچ کے باعث چیزیں مہنگی، اور لوگوں کی پہنچ سے دُور ہو جاتی ہیں، اور انہیں تکلیف پہنچانے کا باعث بنتی ہیں، لہذا ہمیں یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رکھنے کی ضرورت ہے، کہ لاکھ کوشش کے باوُجود بھی کوئی انسان اپنے مقدّر سے زیادہ مال، دَولت اور رزق حاصل نہیں کر سکتا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللهِ رِزْقُهَا﴾[1] "زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالی کے ذمۂ کرم پر نہ ہو"۔ جس جاندار کا جب تک اور جتنا رزق لکھا ہے، وہ وعدے کے مطابق اُسے ضرور مل کر رہے گا!۔

لٰہذا عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ انسان مال ودَولت اور پیسہ کمانے کو مقصدِ حیات ہرگز نہ بنائے، بلکہ اس میں میانہ رَوِی اختیار کرے؛ کہ بحیثیت مسلمان ہمیں ایسا کرنے کا حکم ہے، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رَحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّقُوا اللهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ؛ فَإِنَّ نَفْساً لَنْ تَمُوْتَ حَتّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا، وَإِنْ أَبْطَأَ عَنْهَا، فَاتَّقُوا اللهَ وَأَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ، خُذُوْا مَا حَلَّ، وَدَعُوْا مَا حَرُمَ»[2] "اے لوگو! اللہ سے

---

(١) پ١٢، هُود: ٦.
(٢) "سنن ابن ماجه" كتابُ التِّجارة، ر: ٢١٤٤، صـ٣٦١.

ڈرو اور روزی کمانے میں میانہ رَوی اختیار کرو؛ کیونکہ کوئی بھی شخص اپنا رزق پورا کیے بغیر نہیں مرے گا، اگرچہ اس میں دیر ہو جائے، لہٰذا اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے روزی کماؤ، جو حلال ہے اُسے لے لو، اور جو حرام ہے اُسے چھوڑ دو"۔

(٦) فُضول خرچی واِسراف سے اجتناب

میرے محترم بھائیو! فُضول خرچی اور اِسراف سے اجتناب بھی مہنگائی پر قابو پانے کا ایک مؤثر اور بہترین طریقہ ہے، اگر ہم اپنی اس بُری خصلت پر قابو پالیں تو غربت، اِفلاس اور مہنگائی سے نَجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ عام مُشاہدے کی بات ہے کہ ہم خریداری کرتے وقت اپنی ضرورت سے زیادہ چیزیں خریدتے اور بے جا مال ودَولت خرچ کرتے ہیں، شادی بیاہ کے مَوقع پر کھانا ضائع کرتے ہیں، اور مہندی وغیرہ میں ناچ گانے جیسی متعدّد غیر شرعی رُسومات پر لاکھوں خرچ کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے!۔

یاد رکھیے! بے مقصد اور غیر ضروری طَور پر پیسے کا ضائع کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ہرگز پسند نہیں، اور ایسے لوگ اللہ ربّ العالمین کو سخت ناپسند ہیں، اِرشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تُسۡرِفُوۡا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ﴾[1] "بے جا خرچ مت کرو، یقیناً بے جا خرچ کرنے والے اللہ تعالی کو پسند نہیں!"۔

حضرت سیّدنا مُغیرہ بن شُعبہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: «إِنَّ اللهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثاً: (١) قِيلَ وَقَالَ، (٢) وَإِضَاعَةَ المَالِ، (٣) وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ»[2] "یقیناً اللہ تعالی نے تمہارے لیے تین ۳ کاموں کو ناپسند فرمایا ہے: (۱) فُضول بات، (۲) مال ضائع کرنا، (۳) اور بہت مانگتے رہنا

---

(١) پ٨، الأنعام: ١٤١.

(٢) "صحيح البخاري"، كتاب الزكاة، ر: ١٤٧٧، صـ٢٤٠.

(یا سوال کرنا)"۔ لہذا اپنے مال ودولت کا دُرست استعمال کریں، اسے ناجائز وحرام کاموں کے بجائے، نیک اور اچھے کاموں میں خرچ کریں۔

"صحیح بخاری" میں ہے، حضور نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَالْبَسُوْا وَتَصَدَّقُوْا، فِيْ غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيْلَةٍ»[1] "بغیر فضول خرچی اور تکبُّر کیے کھاؤ، پیو، پہنو اور خیرات کرو"۔ لہذا یقین جانیے! اگر ہم اپنی فضول خرچی اور اِسراف کی عادت پر قابو پالیں، اپنے مُعاملات میں اِعتدال ومیانہ رَوِی اختیار کریں، اور غیر ضروری اخراجات سے دُور رہیں، تو ہمارے مالی حالات میں کافی سُدھار پیدا ہو سکتا ہے، اور موجودہ دَور میں تیزی سے بڑھتی ہوئی مہنگائی پر بھی کافی حد تک قابو پایا جاسکتا ہے۔

(۷) مہنگی اشیاء کے متبادِل کی تلاش

حضراتِ گرامی قدر! مہنگائی ختم کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے، کہ جس چیز کی قیمت میں اِضافہ ہو جائے اس کا استعمال ترک کرکے اس کا متبادِل تلاش کیا جائے، حضرت سیِّدنا امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہم رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے مریدوں سے کھانے کی اشیاء کے بھاؤ پوچھا کرتے، تو آپ سے کہا جاتا کہ ان کی قیمتیں حد سے بڑھ گئی ہیں، آپ رحمہ اللہ تعالیٰ (مہنگائی سے نجات کا طریقہ بیان کرتے ہوئے) ارشاد فرماتے کہ "انہیں خریدنا چھوڑ دو، خود ہی سستی ہو جائیں گی"[2]۔

(۸) صرف ضروری اشیاء کی خریداری پر اِکتفاء کریں

حضراتِ ذی وقار! ضروری اَشیاء کی خریداری پر اِکتفاء کرکے بھی مہنگائی پر کسی

(۱) المرجع نفسه، كتاب اللباس، صـ۱۰۲۰.

(۲) "اِحیاء العلوم" باب اوّل، پیٹ کی شہوت کا بیان، مہنگائی ختم کرنے کا طریقہ، ۳/ ۳۵۲۔

حد تک قابو پایا جاسکتا ہے، لوگوں کے سامنے مہنگائی کا رونا رونے کے بجائے ہمیں چاہیے کہ اپنے غیر ضروری اخراجات پر قابو پائیں، اور صرف ضرورت کی چیز خریدیں، آئے روز گوشت، پیزا (Pizza)، مرغّن غذائیں، اور دیگر بازاری تیار غیر معیاری (Junk Foods) کھانے کے بجائے سبزیوں دالوں (Vegetables and Pulses) کو ترجیح دیجیے، مہنگے آئی فونز (iPhones) کے بجائے سادہ موبائل فون (Mobile Phone) سے کام چلائیے، اور خریداری کرتے وقت صرف وہ چیز خریدیں جس کے بغیر گزارہ مشکل ہو!!۔

(۹) اسلامی اُصولِ تجارت کی پابندی

حضراتِ محترم! تاجر حضرات کی جانب سے اسلامی اُصولِ تجارت کی پابندی بھی مہنگائی ختم کرنے میں اہم کردار ادا کرسکتی ہے، اگر تاجر حضرات اپنی اشیاء بیچتے وقت ان میں موجود عیب کی نشاندہی کریں، اور فروخت کی جانے والی چیز کی کوالٹی (Quality) کے حساب سے پیسے لیں، بلاوجہ قیمتوں میں اِضافہ نہ کریں، ذخیرہ اندوزی سے اجتناب کریں، اور اپنے گاہکوں (Customers) کو دھوکا نہ دیں، تو اس سے بھی مہنگائی میں کافی حد تک کمی واقع ہوسکتی ہے، لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ دَور میں دھوکا دینا اور عیب زَدہ مال کو مہنگے داموں بیچنا، فنکاری اور اچھے سیل مین (Salesman) کی پہچان تصور کیا جاتا ہے، حالانکہ ایسا کرنا حرام وگناہ ہے، اور حدیثِ پاک میں اس کی بڑی سخت مُمانعت بیان کی گئی ہے۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم غلّے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے، اور اپنا دستِ مبارک اُس ڈھیر میں ڈالا تو اُنگلیوں پر کچھ تری محسوس ہوئی، غلّے والے سے پوچھا: «مَا هَذَا يَا صَاحِبَ

الطَّعَامِ؟» "اے غلّے والے یہ کیا ہے؟" دکاندار نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! بارش کے باعث کچھ تری آگئی ہے، نبیٔ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ؟! مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي!»[1] "پھر تم نے بھیگے ہوئے غلّے کو اوپر کیوں نہیں کر دیا؛ تاکہ لوگ اسے دیکھ لیں؟! جو دھوکا دے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں!"۔

میرے محترم بھائیو! دھوکا دہی کرنے والے تاجروں سے حضور نبیٔ کریم ﷺ کا اِظہارِ لاتعلقی بڑی سخت وعید ہے، لہذا تاجروں اور کاروباری حضرات کو چاہیے کہ بازار میں صرف معیاری اشیاء فروخت کریں، مال میں ملاوَٹ اور جعلسازی ہرگز نہ کریں، ناپ تول میں کمی نہ کریں، ہمیشہ سچ بولیں، اپنا مال بیچنے کے لیے جھوٹی قسمیں نہ کھائیں، خریداروں کے ساتھ خوش اَخلاقی سے پیش آئیں، بے جا منافع خوری سے گریز کریں، اپنی چیز لوگوں کو سستے داموں فروخت کریں، اور مصنوعی قلت پیدا کرکے مہنگائی کے ذریعے لوگوں کو پریشان نہ کریں!۔

(۱۰) سادَہ طرزِ زندگی

حضراتِ گرامی قدر! مہنگائی کم کرنے کا ایک مؤثر طریقہ سادَہ طرزِ حیات بھی ہے، اسلامی تعلیمات میں اس کی بڑی اہمیت ہے، اور اکانومی (Economy) پر بھی اس کے بڑے اچھے اور گہرے اثرات مرتَّب ہوتے ہیں، اگر ہم لوگ سادَگی اپنا لیں، غیر ضروری اشیاء کا استعمال ترک کر دیں، مہنگے مہنگے لباس پہننا چھوڑ دیں، نت نئے ماڈل (Model) کے آئی فونز (iPhones)، قیمتی فرنیچر (Expensive

---

(١) "صحيح مسلم" كتابُ الإيمان، ر: ٢٨٤، صـ٥٧.

(Furniture)، بڑی بڑی ٹی وی ایل ای ڈیز (TV LEDs)، گاڑیاں، ضرورت سے زائد بنگلے (Bungalows)، اور بڑے بڑے شادی ہالوں (Wedding Halls) میں شادی کی تقریبات، اور اَنواع واَقسام کے کھانوں کا استعمال ترک کر دیں، اور ان کے جگہ سستے کھانوں اور سادہ لباس کو ترجیح دیں، بے جا سجاوٹوں اور نُمائشی دعوتوں سے اجتناب کریں، اپنے طرزِ زندگی کو بدلیں، اور سادگی اختیار کرلیں، تو ہماری مُعاشی حالت میں کافی سُدھار پیدا ہو سکتا ہے، اور مہنگائی پر قابو پاکر غربت کو کافی حد کم کیا جاسکتا ہے۔

وقت کا تقاضا اور ہمارے حکمرانوں کی ذمّہ داری

لیکن ضرورت اس اَمر کی ہے کہ ہمارے حکمران اور ایلیٹ کلاس (Elite Class) اس نیک کام میں پہل کریں؛ کیونکہ پُر تعیُّش طرزِ زندگی اور مُعاشی نظام کی تباہی کے ذمہ دار سب سے زیادہ یہی لوگ ہیں، انہوں نے اپنی کرپشن، وبدعنوانی (Corruption) اور لوٹ کھسوٹ سے وطنِ عزیز کو تباہی کے دہانے پہ لا کھڑا کیا ہے، اس پاک سرزمین پر بسنے والا ہر شہری، اور نیا پیدا ہونے والا ہر بچہ، غیر ملکی قرضوں کا اَسیر بنا دیا گیا ہے، ہمارے قومی اداروں کو یہود ونصاریٰ کے ہاتھوں گِروی رکھا جارہا ہے، لیکن اس کے باوُجود ہمارے نااہل حکمران اور نام نہاد اِشرافیہ اپنی موج مستیوں، سیاسی اُکھاڑ پچھاڑ، اور ذاتی مفادات کی جنگ میں مسلسل مصروف ہیں، جبکہ دوسری طرف غریب مہنگائی کی چکّی میں پِس رہا ہے، اس کی غربت میں مسلسل اِضافہ ہو رہا ہے، کم آمدنی والے لوگ ہماری غفلت اور طبقاتی تقسیم کی وجہ سے مزید غربت کا شکار ہو رہے ہیں، ہم غریب مزدوں کا حق صحیح طور پر اَدا نہیں کرتے، انہیں ان کی محنت کا پورا صِلہ نہیں دیتے، ان کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اُن کی محنت کو کم پیسوں میں خرید کر خود زیادہ بچت ونفع کماتے، اس کے باعث غریب محنت کشوں کے چولہے

بند ہو رہے ہیں، غریب آدمی اپنے بچوں سمیت خودکشی کرنے پر مجبور ہو رہا ہے، مائیں اپنے ہاتھوں سے اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو زہر دے رہی ہیں، الاَمان الاَمان!۔

حکمرانوں سے رِعایا کے حقوق کے بارے میں پوچھ گچھ ہونی ہے!

لہٰذا ہمارے حکمران اور دیگر اصحابِ اختیار لوگ اُس وقت سے ڈریں جب روزِ محشر اُن سے اُن کی رِعایا (عوام) اور ماتحت لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، حساب ہوگا! حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: فَالأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ فَهُوَ رَاعٍ عَلَيْهِمْ، وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُمْ، وَالْـمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ، وَهِيَ مَسْؤُوْلَةٌ عَنْهُمْ، وَالعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ، وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»[1].

"تم میں سے ہر ایک حاکم ہے، اور اُس سے اُس کی رِعایا کے بارے میں سوال ہوگا، پوچھا جائے گا! * تو لوگوں کا امیر جو اُن پر حاکم ہے، اس سے اُس کی رِعایا کے بارے میں سوال ہوگا، * ہر آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم و نگہبان ہے، اور اس سے اس کے اہل وعِیال کے بارے میں سوال ہوگا، * عورت اپنے شَوہر کے گھر اور اس کے بچوں پر نگہبان ہے، اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا، * غلام (ومُلازِم) اپنے آقا (ومالک) کے مال کا نگہبان ہے، اور اس سے بھی اس بارے میں پوچھا جائے گا، لہٰذا جان لو کہ تم میں سے ہر ایک حاکم و نگہبان ہے، اور ہر ایک سے

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب العِتق، ر: ٢٥٥٤، صـ٤١٢.

اس کی رَعیت کے بارے میں (قیامت کے دن) باز پُرس ہوگی!!"۔

رِعایا کے حقوق کی پامالی کی سزا

حضراتِ گرامی قدر! آج جو لوگ مَسْنَدِ اقتدار پر براجمان ہوکر اقتدار کے مزے لُوٹ رہے ہیں، انہیں یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رکھنی چاہیے کہ مَنصب وحکمرانی ایک اَمانت ہے، اور اس میں خِیانت کرنے والے کی سزا بروزِ قیامت جنّت سے محرومی ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «لَا يَسْتَرْعِي اللهُ عَبْدًا رَعِيَّةً، يَمُوتُ حِينَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهَا، إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ»[1] "اللہ تعالی جب کسی بندے کو رِعایا کا نگران (حاکم) بناتا ہے، اور وہ اس حال میں مرے کہ اپنی رِعایا کے حقوق پامال کرتا ہو، تو اللہ تعالی اُس پر جنّت حرام کر دیتا ہے"۔

خلاصۂ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! ہمارے حکمرانوں پر لازم ہے کہ رِعایا کے حقوق کا خاص خیال رکھیں، اپنے عوام کی حق تلفی نہ کریں، ان کے لیے مشکلات کا باعث نہ بنیں، ان پر بے جا ٹیکس (Tax) نہ لگائیں، زیادہ مہنگائی نہ ہونے دیں، لوگوں کے لیے زیادہ سے زیادہ آسانیاں پیدا کریں، انہیں مشکلات اور تنگی کا شکار نہ ہونے دیں، سرکاری اداروں میں بے جا اخراجات کو کنٹرول (Control) کریں، کرپشن وبدعنوانی (Corruption) پر قابو پائیں، اپنے پروٹوکول (Protocol) میں کمی کریں، سرکاری وسائل کا بے جا استعمال نہ کریں، سادہ طرزِ حکمرانی اختیار کریں، سرکاری

(١) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ٣٦٤، صـ٧٣.

وسائل پر شاہانہ طرزِ زندگی گزارنے والے سیاستدانوں اور سرکاری مُلازموں کو دی جانے والی اِضافی مُراعات ان سے واپس لیں، اور عوام کی حق تلفی سے بچیں بچیں بچیں!!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں رزقِ حلال کی فراوانی کے اسباب اختیار کرنے، اور کثرت سے توبہ واِستغفار کی سعادت نصیب فرما، ہمارے رزقِ حلال میں وسعتیں برکتیں عطافرما، ہمیں اسلامی طریقے کے مُطابق تجارت اور کاروبار کی توفیق عطافرما، رزقِ حلال کمانے اور حرام سے بچنے کی توفیق عطافرما، حرام اور ناجائز اشیاء کی تجارت سے بچا، ہمارے حکمرانوں کو اپنی رِعایا کے لیے آسانیاں پیدا کرنے کا جذبہ، سوچ اور توفیق عطافرما، انہیں اپنی عوام کی حق تلفی سے محفوظ فرما، ہمیں توکُّل وقناعت کی صفت سے مزیَّن فرما، سادگی اختیار کرنے کی توفیق عطافرما، اور تیزی سے بڑھتی ہوئی مہنگائی اور ذخیرہ اندوزی سے بچا!۔

اے اللہ! اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطافرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطافرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطافرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.